37745 ـ روزے دار كا مسواك كرنا اور اس كے بعد تھوك نگلنا

سوال

رمضان المبارك ميں دن كے وقت مسواك كرنے كا كيا حكم ہے ؟ اور كيا مسواك كى تھوك نگلنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

مسواك كرنى سب اوقات ميں جائز اور مستحب ہے، روزے اور بغير روزه دن كى ابتدا ميں اور دن كے آخرى حصه ميں ہر صورت جائز ہے، اس كى دليل مندرجه ذيل احاديث ہيں:

1 ـ امام بخارى رحمه الله تعالى نے ابو ہريره رضى الله تعالى عنه سے بيان كيا ہے كه رسول كريم صلى الله عليه وسلم نے فرمايا:

" اگر ميں اپنى امت يا لوگوں پر مشقت نه سمجھوں تو تو انہيں ہر نماز كے ساتھ مسواك كا حكم دوں "

صحيح بخارى حدي نمبر (887).

2 ـ امام نسائى رحمه الله تعالى نے عائشه رضى الله تعالى عنہا سے بيان كيا ہے كه نبى كريم صلى الله عليه وسلم نے فرمايا:

" مسواك منه كى صفائى اور رب كى خوشنودى ہے "

سنن نسائى حديث نمبر (5) علامه البانى رحمه الله تعالى نے صحيح نسائى حديث نمبر (5) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

ان احاديث ميں دليل ہے كه مسواك كرنى ہر وقت مستحب ہے، اور نبى كريم صلى الله عليه وسلم نے اس سے روزے دار كو مستثنى نہيں كيا، بلكه احاديث كا عموم روزے دار اور غير روزے دار سب كو شامل ہے.

مسواك كے بعد تهوك نگلنى جائز ہے، ليكن اگر مسواك كا محلول وغيره منہ ميں ہو تو اسے باہر نكال دے اور پھر تهوك نگل لے، اور اسى طرح روزے دار كے ليے جائز ہے كہ وہ وضوء كر كے منہ سے پانى نكال دے اور تهوك نگل لے اور اس كے ليے لازم نہيں كہ وہ منہ كو كلى كے پانى سے خشك كرتا پھرے.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى نے" المجموع " ميں كہا ہے:

متولى رحمہ اللہ وغيره كا كہنا ہے: جب روزه دار كلى كرے تو بلا اختلاف اس پر پانى باہر نكالنا لازم ہے، اور كپڑے وغيره سے منہ خشك كرنا لازم نہيں. اهـ

ديكھيں: المجموع (6 / 327).

امام بخارى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

روزے دار كے ليے خشك اورتازى مسواك كرنے كا باب:

ابو ہريره رضى اللہ تعالى بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اگر ميں اپنى امت پر مشقت نہ سمجھوں تو انہيں ہر وضوء كے وقت مسواكر كرنے كا حكم دوں "

بخارى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں: دوسروں سے روزه دار كو خاص نہيں كيا.

اور عائشہ رضى اللہ تعالى عنہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے بيان كرتى ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مسواك منہ كى صفائى اور رب كى رضامندى ہے "

عطاء اور قتاده رحمہما اللہ تعالى كہتے ہيں اس كى تهوك نگل لے.

فتح البارى ميں حافظ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے باب كا يہ عنوان باندھ كر اس كا رد كيا ہے جس نے روزے دار كے ليے تازه مسواك كرنے كو مكروه كيا ہے.. اور ابن سيرين رحمہ اللہ تعالى كا كلى كے پانى پر قياس گزر چكا ہے.

" اور دوسروں سے روزے دار کو خاص نہيں کيا " يعنى خشك سے تازہ کو بھى خاص نہيں کيا، اس ثبوت کے بعد اس باب ميں جو کچھ بھى ذکر کيا ہے اس کى عنوان کے ساتھ مناسبت واضح ہو جاتى ہے.

اور اس سب کو ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى کى اس حديث ميں جمع کيا گيا ہے:

" ميں انہيں ہر وضوء کے ساتھ مسواك کرنے کا حکم ديتا "

يہ ہر وقت اور ہر حالت ميں مسواك کى اباحت کا تقاضا کرتا ہے.

(عطاء اور قتادہ رحمہما اللہ تعالى کہتے ہيں اس کى تھوك نگل لے"

يہ اس کى باب کے ساتھ مناسبت يہ ہے کہ تازہ مسواك کرنے سے سب سے زيادہ يہى ہے کہ اس کے منہ ميں اس کا ذائقہ وغيرہ جائے گا اور يہ اسى طرح ہے جس طرح کوئى شخص کلى کرے اور اس کا پانى باہر نکال دے اور بعد ميں تھوك نگل لے تو اسے کوئى نقصان نہيں ہوتا. انتہى باختصار

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالى کى کلام ختم ہوئى.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى کہتے ہيں:

صحيح يہى ہے کہ روزے دار کے ليے دن کى ابتدائى اور آخرى حصہ ميں مسواك کرنا سنت ہے. اھـ

ديکھيں: فتاوى ارکان الاسلام صفحہ نمبر (468).

(روزے دار کے ليے پورے دن ميں مسواك کرنى سنت ہے، چاہے مسواك تازہ ہو، اور جب روزے کى حالت ميں مسواك کرے اور اس کا ذائقہ اور کڑواہٹ پائے اور اسے نگل لے يا اس نے اپنے منہ سے باہر نکال کر اس کى تھوك باقى رہى اور اس نے مسواك دوبارہ کى اور تھوك نگل لى تو اسے کوئى نقصان نہيں).

ديکھيں: الفتاوى السعدية (245).

(اور جس مسواك کا مادہ تھوك ميں ملے مثلا سبز مسواك اور جس مسواك ميں خارجى مادہ شامل کيا گيا ہو مثلا ليمون اور پودينہ وغيرہ کا اس سے اجتناب کرے، اور اس کے منہ ميں جو مسواك ميں ذرات ہيں انہيں باہر نکال دے، اور جان بوجھ کر اسے نگلنا جائز نہيں، ليکن اگر بغير قصد کيے اس نے اسے نگل ليا تو اس پر کچھ لازم نہيں) اھـ

واللہ اعلم .